محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عن عبد اللہ قال خط النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطا مربعا وخط خطا فی الوسط خارجاً منہ ، وخط خططا صغارا الی ھذا الذی فی الوسط من جانبہ الذی فی الوسط، فقال ھذا الانسان وھذا اجلہ محیط بہ ، وھذا الذی ھو خارج املہ ، وھذہ الخطط الصغار الاعراض ، فان اخطأہ ھذا نہشہ ھذا ، وان اخطأہ ھذا نہشہ ھذا ۔ (صحیح بخاری ۔ کتاب الرقاق باب فی الامل وطولہ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چوکور خط کھینچا، اور ایک خط اس کے درمیان کھینچا جو اس چوکھٹے سے باہر تک چلا گیا اور درمیانی خط کے اِدھر اُدھر چھوٹی چھوٹی لکیریں کھینچیں ، اور فرمایا درمیانی خط کو انسان سمجھو اور جو خط اس کے ارد گرد ہے اس کو انسان کی موت قرار دو ، جو اس کو گھیرے ہوئے ہے ۔ یہ چھوٹی چھوٹی لکیریں آفات و حوادث ہیں ۔ اب اگر یہ ایک حادثے سے بچ نکلتا ہے تو دوسرا اس کو نوچ لیتا ہے ۔

اس حدیث کا مطلب بالکل واضح ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان ، اس کی موت ، اس کی حرص و آز اور اس کے آفات و حوادث کو ایک مربع اور چوکور خط کھینچ کر بیان فرمایا ۔ یہ ایک تمثیل ہے ۔ اس سے آنحضرت کا مقصد یہ تھا کہ انسان اپنی زندگی میں بڑی بڑی توقعات قائم کرتا اور بہت سی امیدیں باندھتا ہے ۔ وہ سوچتا ہے کہ کاروبار میں وسعت ہو ، مختلف قسم کے مال و اسباب اس کے پاس جمع ہوں ، اونچے اونچے محل اور وسیع کوٹھیاں ہوں ، وہ دور دراز ملکوں کی سیر کو جاتے ، زمین جائیداد میں اضافہ ہو ، موٹروں اور ہوائی جہازوں پر سفر کرے ، نوکر چاکر اس کے آگے پیچھے ہوں ، خدام و حشم کی ایک فوج اس کے احکام سننے اور ماننے کو تیار کھڑی ہو ، لیکن اس کی تمام خواہشیں اور امیدیں ، جنھوں نے اس کو چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے ، کسی کام نہیں آتیں ۔ جب خواہش پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اچانک کسی طرف سے اس پر مصیبتوں کی یلغار ہو جاتی

ہے۔ دوسری کی تکمیل کے لیے ہاتھ پاؤں مارتا ہے تو کسی اور جانب سے اس پر آفتیں ہلہ بول دیتی ہیں۔ اس طرح وہ ہر وقت مصائب و بلیّات کی زد میں رہتا ہے اور خواہشات کی یہ کثرت بے پناہ ذہنی کوفت کی صورت میں اسے ہر آن کسی نہ کسی طرف سے گھیرے رکھتی ہے۔ کبھی کوئی مصیبت سامنے آکھڑی ہوتی ہے اور کبھی کوئی آفت اس کا احاطہ کر لیتی ہے۔ نہ وہ آرام کی نیند سو سکتا ہے، نہ چین اور اطمینان کی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ بالآخر جب وہ کئی قسم کی مصیبتوں کی گرفت میں آجاتا ہے تو موت اس کے سامنے آ نمودار ہوتی ہے اور آرام و آسائش کی یہ تمنائیں اسے قبر کی آغوش میں لے جاتی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو سامنے رکھ کر ہم خود اپنا محاسبہ کریں اور اپنے گرد وپیش کا جائزہ لیں تو بات بالکل صاف ہو جاتی ہے۔ جن لوگوں کے ذہن و فکر پر مادیت نے تسلط جمالیا ہے، وہ ہر جائز و ناجائز طریقے سے مال و دولت جمع کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور حصول دنیا کی خواہشات نے ان پر قبضہ کر رکھا ہے۔ وہ ہر وقت مارے مارے پھرتے ہیں اور بے شمار مصیبتیں ان کے آگے پیچھے لگی ہوتی ہیں۔ اگر ایک مصیبت سے نجات حاصل کرتے ہیں تو جھٹ سے دوسری آ پکڑتی ہے۔ مصائب کے اس ہجوم میں نہ وہ کسی سے زیادہ مل سکتے ہیں اور نہ کوئی تفصیلی گفتگو کر سکتے ہیں کیوں کہ اس کے لیے ان کے پاس وقت ہی نہیں ہوتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس فرمان کے ذریعے انسان کو سادہ زندگی بسر کرنے اور دنیا کے تکلفات سے دامن بچا کر رکھنے کی تلقین فرماتے ہیں۔

انسان بے شک مال و دولت بھی جمع کرے، اچھا لباس بھی پہنے، دنیا کی سیر بھی کرے، شاندار مکان بھی بنائے، لیکن اپنے آپ کو صرف اسی کام کے لیے وقف نہ کر دے۔ اسے چاہیے کہ اپنے اعزہ واقارب سے بھی ملتا رہے، عزیزوں اور رشتے داروں کے حقوق بھی پورے کرے اور اہل و عیال کو بھی خوش رکھے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت بھی کرے اور جو فرائض و واجبات شرعی اور دینوی طور سے اس پر عائد ہوتے ہیں، ان کو بہر حال پورا کرے۔

قرآن مجید صاف لفظوں میں فرماتا ہے، وما الحیٰوۃ الدنیا الا متاع الغرور کہ دنیا کی زندگی کا یہ مال و اسباب محض دھوکا اور فریب ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک بہترین انسان وہ ہے، جو دنیا کی زندگی کا سفر اللہ اور رسول کی اطاعت شعاری میں کامیابی کے ساتھ طے کرے اور خواہشات نفس کی پیروی سے اپنے آپ کو بچائے رکھے۔